کانگریس کی موجودہ تحریک سے بچو

یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ کانگریس کی موجودہ تحریک کا اگر کوئی مقصد ہے۔ تو محض یہ کہ ہندوؤں کو ہندوستان پر کلیتہً قبضہ و تصرف حاصل ہو جائے۔ اور ان کا وُہ تخیل اتمہ کی صورت اختیار کرلے۔ جو بانیٔ آریہ سماج نے اُن میں پیدا کیا ہے۔ اور جسکی متواتر اپنی کتب میں انہیں تلقین کی ہے۔

اس کے ثبوت میں ہم آریوں کا اپنا اقرار پیش کرتے ہیں۔ اور وُہ بھی کسی غیر ذمہ دار اور معمولی آریہ کا نہیں۔ بلکہ آریوں کے بہت بڑے ذمہ دار آچاریہ رام دیو صاحب کا۔

آچاریہ صاحب نے "موجودہ تحریک ستیہ گرہ اور آریہ سماج کا فرض" کے عنوان سے پرتاپ ۱۷۔ اپریل میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں آریوں کو "سوا راج یدھ کی اگلی صف" میں رہنے کی تلقین کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:۔

"مہاتما گاندھی کا سارا پروگرام رشی دیانند ہی کے دماغ سے نکلا ہے"

رشی دیانند کے دماغ سے نکلے ہوئے پروگرام میں مُسلمانوں کے لئے جو جگہ ہو سکتی ہے اس کا اندازہ "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب سے لگایا جا سکتا ہے۔ گاندھی جی کی اطاعت کا حلقہ اپنے گلے میں ڈالنے والے مسلمانوں سے ہماری گذارش ہے کہ وُہ ستیارتھ پرکاش کے اس باب کا سرسری طور پر ہی مطالعہ کر لیں۔ اور پھر فرمائیں کہ جس شخص کی زبان اور قلم سے اسلام کے متعلق بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآن شریف کے متعلق۔ تمام انبیاء کے متعلق اس قدر دل آزار اور خلاف تہذیب الفاظ نکل سکتے ہیں۔ اس کے دماغ سے نکلے ہوئے پروگرام پر عمل کرنا کہاں تک ان کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔

علاوہ ازیں کانگریس کا اپنا رویہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ مسلمانوں کو اس سے کسی قسم کی بھلائی اور بہتری کی توقع نہیں ہونی چاہئے۔ کانگریس یہ تو چاہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس آگ میں دھکیل دے جو اس نے ملک کے امن اور لوگوں کی جان و مال کو خاک سیاہ کر دینے کے لئے جلائی ہے۔ لیکن یہ پسند نہیں کرتی۔ کہ مسلمانوں کو ان کے حقوق کے متعلق زبانی وعدہ ہی دے دے۔ اس ذکر پر مہر بلب رہنے اور مکمل آزادی حاصل ہونے تک انتظار کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ مگر جو لوگ زبانی وعدہ نہیں دے سکتے۔ ان کے متعلق کس طرح سمجھ لیا جائے۔ کہ اپنے ہاتھ سے کچھ دینے کے لئے تیار ہونگے۔ مسلمانوں کو اس سے آگاہ رہنا چاہئیے۔ اور کانگریس کی موجودہ تحریک سے نہ صرف خود بچنا چاہیئے۔ بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ممالک غیر کے احمدیوں کا چندہ

غالباً ہماری جماعت کے بہت سے اصحاب کو معلوم نہیں ہوگا۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ممالک غیر کے احمدی اصحاب نہ صرف اپنی زندگی اسلام کی حقیقی تعلیم احمدیت کے مطابق بنانے میں پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے اموال بھی صرف کرتے ہیں۔ ان کے اموال کا بڑا حصہ تو ان کے اپنے ملک میں ہی صرف ہوتا ہے۔ اور اس طرح وُہ اپنے اپنے ملک میں تبلیغ اسلام کی کوششوں کو زیادہ وسیع اور مؤثر بنا رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وُہ اپنے چندوں کا ایک حصہ مرکز میں بھی بھیجتے ہیں۔ گذشتہ سال ممالک غیر کے احمدیہ مشنوں کی طرف سے جو رقوم بطور چندہ مرکز میں پہنچیں ان کی فہرست نظارت دعوت و تبلیغ کی مرتب کردہ حسب ذیل ہے:۔

لنڈن مشن ۷۷۔ روپیہ۔ افریقہ مشن سالٹ پانڈ ۲۸۹۔ روپیہ۔ ماریشس مشن ۱۹۰۔ روپیہ ۲۔ آنے آسٹریلیا مشن ۵۷۔ روپیہ ۱۰۔ آنے۔ سیلون مشن ۲۰۰۔ روپے ۱۲۔ آنے۔ سماٹرا مشن پڈانگ ۲۱۰۔ روپے ایک آنہ۔ میزان ۱۰۲۶۔ روپے ۹۔ آنے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہمارے ممالک غیر کے احمدی بھائی سلسلہ سے اخلاص اور وابستگی میں روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنے اموال صرف کرنے کی بھی توفیق پا رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کی ہمت اور مال میں برکت دے۔ اور ان کی مساعی اور قربانیوں کے شاندار نتائج پیدا کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ پر بے جا حملے

سی۔ پی و برار کا ہر دلعزیز و کثیر الاشاعت ہفتہ وار اخبار "عزیز وطن" اپنے ۷۔ مئی کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے:۔

"مسلمانوں کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ وُہ ہر جگہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان رہا کرتے ہیں۔ اور اُن کے ادبار کی اور وجوہ میں سے ایک وجہ ان کا یہ باہمی بغض و عناد بھی ہے۔ افسوس غیر اقوام ہیں۔ کہ وُہ آج اچھوتوں کو بھی باوجودیکہ انہیں ان کا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اپنے میں شامل کر لینے کی پوری جدوجہد کر رہی ہیں۔ مگر مسلمان ہیں کہ اپنے مذہب کی زرّین تعلیم کل مومن اخوۃ کو پس پشت ڈالتے ہُوئے ایسی باتیں کرنے پرتے ہُوئے ہیں۔ کہ جس پر جس قدر افسوس کیا جائے۔ بجا ہے۔

ہمیں انتہائی صدمہ ہوتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے کچھ ناسمجھ افراد اپنی اُس

جماعت پر جو دُوسری قوموں کے مقابلہ میں ہر مذہبی معرکہ کے وقت سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے پر آمادہ ہو جایا کرتی ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک یورپ میں بھی اپنی جانی و مالی قربانیوں کی بدولت اسلام کا پرچم اپنے ہاتھوں میں لئے ہُوئے فضائے کفر و الحاد میں لہرا رہی ہے۔ اور مسلمانوں کی اور جماعتوں کی طرح ایک جزو لاینفک بنی ہُوئی مخلوقِ خدا کو دعوتِ تبلیغ دے رہی ہے نہایت ہی نامناسب اور شرمناک حملے کر رہے ہیں۔

عقائدی اختلاف ایسا جرم نہیں۔ کہ جس کی پاداش میں یہ ناروا حملے کئے جائیں۔ غیر مسلم اقوام مسلمانوں کی اس خانہ جنگی اور ان کی اس سفیہانہ حرکات پر کیا کچھ نہ محظوظ ہو رہی ہونگی خدا انہیں سمجھ دے۔ اور وہ اپنے اس کردار کے انجام و حقیقت پر غور کریں۔ اور یہ محسوس کریں۔ کہ اُن کے ان حملوں کی ضرب عین انہیں کی ذات پر پڑ رہی ہے۔ جس سے آج نہیں۔ تو کل وہ لازمی طور پر متاثر ہوں گے "

ہم معاصر موصوف کی اس نوازش کے ممنون ہیں۔ کہ اس نے حق اور صداقت کی آواز بلند کی اور وہ لوگ جو اپنی نادانی اور جہالت سے مسلمانوں کے لئے سامان تباہی و بربادی مہیا کرتے ہیں ان کے خلاف اظہار نفرت کیا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ایسے ہی شرافت پسند ہمدرد اسلام اخباروں کی ضرورت ہے۔

کانگریس کے خلاف جلسہ

۱۵۔ مئی چک نمبر ۵۶۵ تحصیل جڑانوالہ میں ایک عام جلسہ زیر صدارت چوہدری عبد اللہ خاں صاحب ذیلدار منعقد ہُوا جس میں ارد گرد کے علاقہ کے معززین شریک ہوئے۔ حاضرین کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ چوہدری صاحب نے کانگریس کی موجودہ تحریک کے خلاف تقریر کی۔ اور گورنمنٹ سے تعاون کرنے کی تلقین کی۔ تمام حاضرین نے اس کے ساتھ اتفاق کیا۔ اور کانگریس کی تحریک سے علیحدہ رہنے کی قرار داد پاس کی گئی۔

محمد دین نمبردار

جماعت احمدیہ جموں کی قرارداد

جماعت احمدیہ جموں نے ۹ جیٹھ سمت ۱۹۸۷ بکرم ایک جلسہ کر کے یہ قرارداد پاس کی۔ کہ یہ جلسہ شہر جموں کے ان ہندوؤں کے رویہ کے متعلق جنہوں نے ۲۴۔ بیساکھ سمت ۱۹۸۷ بکرم ہڑتال وغیرہ کی اظہار نفرت کرتا ہے۔ نیز یہ جلسہ اخبار "ملاپ" کی اس غلط بیانی کی بھی تردید کرتا ہے۔ کہ مسلمان اہالیانِ شہر اس ہڑتال وغیرہ میں ہندوؤں کے شریک تھے۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ جموں

اب فیصلہ ہو جانا چاہیئے

معاصر "تازیانہ" (۱۷۔ مئی) نے اعلان مباہلہ کا تمام و کمال مضمون درج کرتے ہوئے اس کے متعلق عنوان بالا سے حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:۔

"کسی دوسری جگہ ہم بہت سے احمدیوں کے دستخطوں سے ایک اعلان کی نقل چھاپ رہے ہیں۔ جو ہندوستان کے ہر شہر میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اخبار مباہلہ والوں اور احمدیوں کا جھگڑا صرف یہ تھا۔ کہ مباہلہ والے فحش الزامات لگاتے تھے۔ اور اس کے لئے مباہلہ کی دعوت دیتے تھے۔ احمدیوں کو یہ ضد تھی۔ کہ شرعی قانون سے مباہلہ اس صورت میں جائز نہیں[*]۔ اب احمدیوں نے یہ دیکھ کر کہ علاوہ حالات نے بہت بُری صورت اختیار کر لی ہے۔ مباہلہ منظور کر لیا ہے۔ گویا حجت تمام کر دی۔ اب جو صاحب چاہیں۔ ان سے مباہلہ کر سکتے ہیں۔ اس اعلان میں چند علماء اور معزز مسلمانوں کو جو غیر احمدی ہیں۔ مخاطب کیا گیا ہے۔ اور انہیں دھمکی دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ فحش نویسی اور خلیفۃ المسیح کے ازواج پر الزامات لگانا ترک نہیں کریں گے۔ تو ان حضرات کے متعلقات پر اگر قادیان سے بھی جوابی الزام شائع کئے گئے۔ تو انہیں دُکھ نہیں ہونا چاہیئے۔

بادی النظر میں یہ بات قرین انصاف معلوم ہوتی ہے۔ کہ جو لوگ ایک جماعت کے امام کے گھرانے کی عورتوں اور لڑکیوں پر زنا اور حرام کاری کے الزامات نہایت دل آزار پیرایہ میں شائع کرتے رہے ہوں۔ وہ اب اپنی مستورات کے خلاف بھی اس قسم کے الزامات سننے کے لئے تیار رہیں۔

ہندو مسلمانوں کا اس بات کا اندازہ کرتے ہی دل لرز جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے باہمی نزاعات کہاں سے کہاں تک پہونچتے ہیں۔ اور اس فتنہ کے اثرات کس طرح سے عالمگیر اثر پکڑ رہے ہیں۔ اسی لئے ہم لکھا کرتے ہیں۔ کہ خدارا اس قسم کی تحریروں اور تقریروں سے اجتناب کیجئے۔ جس سے مسلمانوں میں باہمی نفاق اور نفرت ترقی پکڑے۔

تازیانہ ایک غیر احمدی پرچہ ہے۔ اور اس نے محض حق کی حمایت اور مسلمانوں میں اتحاد کی کوشش کو مدنظر رکھتے ہُوئے مباہلہ کے جھگڑے میں احمدیوں کی حمایت کی ہے۔ اس لئے ہم آج نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اگر بعض مسلمان لیڈر یا علماء قادیانیوں کے خلاف بُرے مضامین شائع کرنے اور فحش الزامات لگانے سے باز نہ آئیں۔ تو قادیانی جماعت ہی اسلام کی فلاح کے لئے مسلمان لیڈروں اور علماء کی بیویوں اور لڑکیوں پر جوابی الزامات شائع نہ کرے۔ اس سے مسلمانوں کے لئے زیادہ رسوائی اور مسلمانوں میں زیادہ افتراق کا اندیشہ ہے۔ جس چیز کے لئے آج بعض مسلمان مورد الزام قرار دیئے جاتے ہیں۔ اسی کے لئے کل کو قادیانی بھی ملزم نہ ٹھیرائے جائیں۔ امید ہے۔ کہ قادیان کے ارباب حل و عقد ہمارے مشورے پر غور کریں گے۔

آخر میں ہم ایک بار پھر لکھتے ہیں۔ کہ اب قادیانی مباہلہ کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ مخاطب علماء کا فرض ہے۔ کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر دعوتِ مباہلہ کو قبول فرمائیں "

ہمارا بیان

اعلان مباہلہ میں بامر مجبوری یہ لکھا گیا تھا اور خدا جانتا ہے۔ دل پر بہت ہی جبر کر کے لکھا گیا تھا۔ کہ اگر فتنہ پرداز لوگ جھوٹے اور ناپاک اتہامات لگانے سے باز نہ آئے۔ تو ہم ان کے متعلق سچے واقعات پبلک میں لائیں گے۔ تا دنیا کو معلوم ہو سکے۔ کہ جھوٹے بہتان لگانے والوں کی اپنی کیا حالت ہے:۔

یہ محض اس اصل کو مدنظر رکھ کر لکھا گیا تھا۔ کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے لیکن

اب جبکہ شرفاء کا طبقہ ایسے لوگوں کی بُہتان طرازیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہُوئے۔ اور ان کی شرارتوں کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہُوئے یہ خواہش رکھتا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی ناپاک زندگیوں کے متعلق کچھ نہ لکھیں۔ تو ہم اسے منظور کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ شریف مسلمان مفسد لوگوں کی اصلاح اور ان کے شر کا انسداد کرنے کے لئے اور زیادہ مؤثر کارروائی کرینگے۔

مسجد احمدیہ لنڈن میں

نمازِ عید الاضحیٰ کا نظارہ

۲۳۔ مارچ کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے مسجد احمدیہ لنڈن میں گذشتہ عید الاضحیٰ کے موقعہ کی تصویر شائع کی ہے۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ایک مجمع کو مخاطب کر کے جس میں ہندوستانی اصحاب کے علاوہ نومسلم یوروپین مرد و عورتیں موجود ہیں خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ تصویر میں مسجد کا نظارہ بھی بہت شاندار دکھایا گیا ہے۔

"دس بیس سال اور جئے بھی تو کیا جئے"

(از جناب قاضی اکمل صاحب)

سجدے نہ اُن کے نقشِ کفِ پا پہ گر کئے
دس بیس سال اور جئے بھی تو کیا جئے

اللہ رے شانِ مصطبۂ مہدیٔ زماں
بھر بھر کے پیالے شوق کے مَیں نے کئی پئے

ان دُشمنوں سے۔ در پئے آزاد جو رہے
گرگین گی کے بدلے۔ خالقِ کونین نے لئے

تقدیر نے جو چرکے لگائے ہیں سینے میں
اب ان کو میری سوزنِ تدبیر کیا سئے

اکمل خدا کے دین کی خاطر بصد خلوص
کچھ کام گر کئے۔ تو صحابہ رضی نے کئے

بعض معاصرین سے

بعض معاصرین نہ صرف الفضل کے مضامین بلا حوالہ نقل کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا وہ حصہ جو متعلقات

* ہمارا دعویٰ یہ ہے۔ کہ جس پر الزام لگایا جائے۔ اس سے مباہلہ کا مطالبہ جائز نہیں ہے

کانگریس کی موجودہ شورش کے خلاف جلسہ

جماعت احمدیہ قادیان کی اہم قراردادیں

۱۸ مئی بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ قادیان کا ایک جلسہ عام زیر اہتمام لوکل انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہوا۔ صدر جلسہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تھے۔ جنہوں نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا۔

کانگریسی اصحاب کو دعوت

موجودہ شورش جو روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ اس کے انسداد کی کوشش کی جائے۔ میں کانگریس والوں یا اس کے ساتھ ہمدردی رکھنے والوں کو اجازت دیتا ہوں۔ کہ وہ یہاں آئیں۔ اور اپنے خیالات کا اظہار کریں انہیں کھلی اجازت ہے کہ وہ ہمیں اپنے خیالات سنائیں۔ ہم انہیں سنائینگے اور ہم ان کے خیالات سننے کے لئے تیار ہیں۔

آج ہندوستان ایک نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ آزادی کے خوش کن الفاظ کی آڑ میں ملک کے امن کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ ہم دل سے ہندوستان کی آزادی کے خواہاں ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان آزاد ہو۔ لیکن ہم کانگریس کے موجودہ رویہ کو درست نہیں سمجھتے۔ بلکہ ملک کے اخلاق اور امن کے لئے تباہ کن یقین کرتے ہیں۔

سول نافرمانی کا نقصان

کانگریس نے ۱۹۲۹ء میں دریائے راوی کے کنارے مکمل آزادی کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ لیکن اس کے لئے جو طریق اختیار کیا گیا ہے۔ وہ تباہ کن ہے۔ کیونکہ سول نافرمانی کی تحریک کر کے قانون کا احترام مٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور یہ ایسی حرکت ہے۔ جس سے ملک کا امن تباہ ہو جائیگا۔

ملک کے بہترین دماغ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ انہیں سیاسیات میں بڑا درجہ حاصل ہے۔ آج جیل خانے کی کوٹھڑیوں میں بند ہو چکے ہیں۔ اگر وہ آزادی کے حصول کے لئے آئینی طریق اختیار کرتے۔ تو ان کے لئے بھی اور ملک کے لئے بھی مفید ہوتا لیکن انہوں نے اس جائز طریق کو چھوڑ کر ناجائز طریق اختیار کیا۔ جو کسی طرح مفید نہیں اسی طرح طلباء میں سول نافرمانی کا جذبہ پیدا کر کے ان کی زندگیوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں اس بات کی تلقین کی جاتی ہے۔ کہ وہ سکولوں اور کالجوں سے باہر آ جائیں۔ والدین کی نافرمانی کریں۔ قانون کو توڑیں۔ اور انقلاب زندہ باد کے نعرے لگائیں۔ ہم بھی انقلاب چاہتے ہیں۔ مگر کونسا؟

ذلت ہو دور اور خوشحال ہوں باوقار
یہ انقلاب ہو تو بڑا انقلاب ہے

جن بچوں کو سمجھ نہیں۔ اور جو ان نعروں کے معنی تک سے واقف نہیں۔ ان سے یہ نعرے لگوا کر انہیں والدین اور مذہب سے باغی کیا جا رہا ہے۔ ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب ایک دفعہ سول نافرمانی کروا کر قانون کا احترام دلوں سے اُٹھا دیا گیا۔ اور قانون شکنی کا جذبہ پیدا کر دیا گیا۔ تو اپنی حکومت قایم کرنے کے بعد انہی لوگوں سے یہ امید رکھنا کہ پھر وہ قانون کا احترام کرینگے۔ عبث اور ایک خیال خام ہے۔ قانون کا احترام ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے ملک کا امن قائم رہ سکتا ہے۔ جن لوگوں کو آج قانون شکنی اور سول نافرمانی کی تلقین کی جا رہی ہے۔ ان کے متعلق اس بات کی کیا گارنٹی ہے۔ کہ ملک کے آزاد ہونے کے بعد وہ پھر قانون شکنی نہیں کرینگے۔

کانگریس کی آزادی کش روش

پھر یہی کانگریسی جو خود کامل آزادی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ آج اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کی آزادی چھین رہی ہے۔ کیا یہ آزادی کے خلاف نہیں۔ کہ لوگوں کو ہڑتال پر مجبور کیا جائے۔ غیر ملکی کپڑا پہننے سے جبراً روکا جائے۔ یہ کہاں کی دیانت اور شرافت ہے۔ کہ جو سیاسی عقیدہ کے لحاظ سے ان باتوں کے قائل نہیں۔ انہیں اپنی بات منوانے پر مجبور کیا جائے۔ اور پکٹنگ لگا کر ان کا نقصان کیا جائے۔

اس پکٹنگ کے ذریعہ ملک کی تجارت پر بہت اثر پڑا ہے۔ اور نقصان ہوا ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ اس سے یورپ کی تجارت کو بھی نقصان پہونچیگا۔ لیکن یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ کہ پرائی بدشگونی کے لئے اپنی بھی ناک کاٹ لی جائے۔

غرض قانون کا احترام اٹھانے سے ملک کا مالی۔ اخلاقی ہر طرح کا نقصان ہوگا۔ شاید اس تحریک کے بانی یہ خیال کرتے ہوں کہ ملک آزاد کر لینے کے بعد ہم ملک کی اخلاقی حالت درست کر لینگے۔ لیکن یہ محض خیال خام ہے۔ کیونکہ جب انقلاب ہوتا ہے تو پھر صدیوں تک چلا جاتا ہے۔ اور اس طرح ملک کو خانہ جنگی میں مبتلاء رہ کر سینکڑوں سال تک امن نصیب نہیں ہوتا۔

جماعت احمدیہ کا مذہبی فرض

احمدی جماعت دنیا کے لئے نمک کی مثال رکھتی ہے۔ خدا نے اسے دنیا کی ہدایت کے لئے قائم کیا ہے۔ وہ ایک ایسا انسان جو اس گمنام بستی سے اٹھا۔ اس نے خدا سے علم پا کر ہمیں تعلیم دی۔ کہ تم جس حکومت کے ماتحت رہو۔ اس کی اطاعت اور وفاداری کرو۔ یہ ہمارا مذہبی فرض ہے۔ کسی لالچ یا ڈر کی وجہ سے ہم حکومت سے تعاون نہیں کرتے۔ بلکہ اسلام کی تعلیم اور اپنے امام کے حکم کے ماتحت گورنمنٹ سے وفاداری کرتے ہیں۔ ہم حکومت سے اپنے حقوق کے لئے جنگ بھی کرتے ہیں۔ لیکن ہماری جنگ آئینی ہوتی ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے لئے ہمارے دل میں کانگریس والوں سے کم خواہش نہیں۔ بلکہ ہم اپنے دل میں آزادی کے لئے وہی جذبہ اور تڑپ رکھتے ہیں۔ جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ہم اس مادر پدر آزادی کے قائل نہیں۔ جس کے لئے ناجائز طریق اختیار کئے جائیں۔ ہاں آئینی طریق پر ہم اس کے لئے جد و جہد کرینگے۔ اور کر رہے ہیں۔ مگر سول نافرمانی چونکہ ایک تباہ کن تحریک ہے۔ جو ملک کے لئے مفید نہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس تحریک کو کچلنے اور ملک کا امن قائم رکھنے کے لئے حکومت سے تعاون کریں اور اس تحریک کو جو ملک میں بداعتمادی اور بد امنی پیدا کرنے والی اور اخلاق کو فنا کرنے والی ہے مٹا دیں۔

پس اے مسیح موعودؑ کی جماعت اور اس کے سپاہیو۔ اٹھو۔ اور اس تباہ کن تحریک کو مٹا کر ملک میں امن قائم کر دو۔

قادیان کی مقامی جماعت کی طرف سے اعلان

قادیان کی مقامی جماعت کی طرف سے میں آج یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ ہم ملک کی آزادی چاہتے ہیں۔ مگر اس تحریک کو جو سول نافرمانی کی امن کش صورت میں جاری کی گئی ہے۔ کسی طرح مفید اور جائز نہیں سمجھتے۔ اس لئے ملک کے ہر حصہ میں ہم اس کا مقابلہ کرینگے۔ لیکن تشدد سے نہیں۔ بلکہ دلائل و براہین سے تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ سے لوگوں کو بتائینگے کہ یہ تحریک تمہارے لئے اور تمہاری قوم اور ملک کے لئے تباہ کن اور برباد کن ہے۔

پہلی قرارداد

اس کے بعد شیخ صاحب نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔

"جماعت احمدیہ قادیان کا یہ جلسہ عام اس قانون شکنی کی رو کو جو کانگریس کی طرف سے جاری کی گئی ہے۔ مخرب اخلاق، امن شکن اور ملک کے مفاد کے خلاف سمجھتا ہے۔ اور باوجود حب الوطنی اور آزادیٔ ملک کے بڑھے ہوئے جذبہ کے اپنے مقتدر اور واجب الاطاعت امام کی ہدایت کے ماتحت حضور وائسرائے ہند کو یقین دلاتا ہے۔ کہ قیام امن اور حفاظت قانون

کی خاطر جماعت احمدیہ ہر ممکن سے ممکن خدمت اور قربانی کے لئے تیار ہے۔ جب بھی حکومت کی طرف سے اس طوائف الملوکی کا سد باب کرنے کی خاطر آواز آئے گی۔ حکومت اس میدان میں ہمیں پیش پیش پائیگی ؛

دوسری قرارداد

دوسری قرارداد جناب میر قاسم علی صاحب نے پیش کرتے ہوئے کہا۔

آزادی حاصل کرنے کے لئے بہترین تجویز وہ ہے جو والسرائے ہند نے پیش کی ہے۔ کہ سائمن کمیشن کی رپورٹ شایع ہونے کے بعد ایک گول میز کانفرنس ہو جس میں ہندوستان کے نمائندے شریک ہوں۔ موجودہ وائسرائے ہند جو نیک دل اور ایک مدبر حاکم ہیں۔ اور ہندوستان کے بڑے خیر خواہ ہیں۔ وہ اس کے لئے لندن گئے اور ہندوستان کے لئے کام کیا۔ مگر اس تجویز کی بھی کانگریس نے مخالفت کی۔ حالانکہ ہندوستان کے لئے اس سے بہتر کوئی تجویز نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد میر صاحب نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔

جماعت احمدیہ قادیان کا یہ جلسہ عام حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں التماس کرتا ہے۔ کہ انگلستان کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی ہر قسم کی سیاسی خیالات کی جماعتوں کو نمائندگی کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ سب مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ حکومت کے سامنے آجائے۔ اور بنیادی دستور العمل تجویز کرنے میں اسے سہولت ہو۔ یہ قرارداد بھی اتفاق رائے سے پاس ہوئی ؛

تیسری قرارداد

یہ قرارداد جناب صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے نے مختصر سی تقریر کے ساتھ پیش کی۔ جو یہ ہے

جماعت احمدیہ قادیان کا یہ جلسہ عام کانگریس اور ہندوؤں کی اس ذہنیت کے خلاف اظہار ناپسندیدگی کرتا ہے۔ جو کہ ان کی طرف سے مسلمانوں کے حقوق تلف کرنے کے متعلق ظاہر ہو رہی ہے۔ ہم اپنے ہندو بھائیوں پر یہ ظاہر کر دیتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمان کسی قوم کے غلام ہو کر نہیں رہیں گے۔

یہ قرارداد بھی اتفاق رائے سے پاس ہوئی ؛

چوتھی قرارداد

یہ قرارداد مولوی مصباح الدین احمد صاحب نے پیش کی۔ جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی :-

جماعت احمدیہ قادیان کا یہ جلسہ عام حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں انگلستان اور ہندوستان کی بہتری کے خیال سے نہایت زور کے ساتھ التماس کرتا ہے۔ کہ حکومت ہند کو بہت جلد مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا اعلان کر دینا چاہئیے۔ ورنہ حکومت مسلمانوں جیسی وفادار اور بہادر قوم کو کانگریس کی رو میں بہا کر اپنے بازو کو بہت کمزور کر لیگی ؛

پانچویں قرارداد

یہ قرارداد منشی محمد الدین صاحب نے پیش کی۔ اور متفقہ رائے سے پاس ہوئی :-

یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ اس جلسہ کی کارروائی حضور وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور۔ اور پریس کو بھیجی جائے۔

اس کے بعد عام جلسہ ختم ہوا ؛

نوٹس

ڈلہوزی میونسپلٹی کی مندرجہ ذیل بائی لاز اور ٹیکس ترمیم کی گئی ہے۔ جن کو بذریعہ اشتہار و منادی مشتہر کیا گیا ہے۔ اور ان کی کاپیاں میونسپل بورڈوں پر چسپاں ہیں۔ ان کے متعلق اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو وے۔ تو وہ ۲۷ مئی ۱۹۳۰ء تک صاحب بہادر اس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی ڈلہوزی کے پاس بھیجدے

(۱) بائی لاز متعلقہ عمارات

(۲) " ویکسینیشن یعنی ٹیکہ چیچک

(۳) " ٹیکس کتوں پر

(دستخط) سیکرٹری میونسپل کمیٹی ڈلہوزی

خبریں

لاہور ۔ ۲۱ مئی ۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پنڈت کے سنتانم۔ مولوی عبد القادر قصوری اور دیگر تین رضاکاروں کے خلاف مقدمے کا فیصلہ سنا دیا۔ ان میں سے ہر ایک کو چار ماہ قید محض اور دو سو روپیہ جرمانہ یا ایک ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

دھاراسانہ ۔ ۲۱ مئی ۔ مسز سروجنی نیڈو۔ مسٹر منی لال گاندھی اور پیارے لال گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ آج کی مہم میں ایک سو رضاکار زخمی ہوئے۔

بمبئی ۔ ۲۱ مئی ۔ آج صبح ستیہ گرہیوں نے ذخیرہ نمک کا محاصرہ کر کے تار کی باڑ کو توڑ دینے کی کوشش کی جس کے باعث ان پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ اور متعدد رضاکار مجروح ہوئے ؛

چٹاگانگ ۔ ۱۹ مئی ۔ فسادات چٹاگانگ کے سرغنے ابھی گرفتار نہیں ہوئے۔ اب تک تقریباً سو آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔ ایک عدالت خصوصی ان کے مقدمے کی سماعت کرے گی ؛

الہ آباد ۔ ۲۱ مئی ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۳ مئی کو آنریبل جسٹس ایس۔ ایم سلیمان پشاور کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔ اور آنریبل مسٹر جسٹس پینکرج ان کے رفیق سفر ہونگے۔ تحقیقاتی کمیٹی کا ابتدائی اجلاس ۲۵ مئی کو کارروائی وغیرہ کا تصفیہ کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔ باضابطہ اجلاس ۲۶ مئی کو دوشنبہ کے روز ہوگا ؛

بمبئی ۔ ۲۱ مئی ۔ آج صبح کانگریس ہاؤس پر پولیس کے چھاپہ کے بعد کانگریسیوں اور ہجوم پر لاٹھی سے حملہ کرنے سے اکیس اشخاص جن میں چھ رضاکار تھے زخمی ہوئے چھ زخمیوں کو ہسپتال پہونچایا گیا۔ پولیس کے بھی تین افراد پتھروں سے خفیف طور پر زخمی ہوئے ؛

امرتسر ۔ ۲۱ مئی ۔ پچیس کانگریسی رضاکاروں کا دوسرا جتھا جس کے رہنما پروفیسر رتن لال بھاٹیہ ایم۔ ایس۔ سی ہیں۔ اور جو ۱۲ مئی کو امرتسر سے سیالکوٹ کی راہ پشاور میں سول نافرمانی کرنے کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔ نارووال میں گرفتار کر لیا گیا۔

پشاور ۔ ۲۱ مئی ۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل رات حاجی ترنگ زئی کے کیمپ پر بم پھینکنے سے حاجی صاحب کے آدمیوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ؛

شولاپور ۲۲ مئی ۔ کل شام یا آج صبح کو مارشل لا منسوخ ہونے والا تھا۔ لیکن چونکہ لوگوں نے کل فوج پر پتھر برسائے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا۔ کہ مارشل لا غیر معین عرصہ تک جاری رہے ؛

پشاور ۲۲ مئی ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۳ اپریل کے واقعات کی تحقیقاتی کمیٹی ۲۶ مئی کو اپنا کام شروع کرے گی ؛

قسطنطنیہ ۲۰ مئی ۔ سمرنا میں ایک قدیم منارہ یکایک گر پڑا۔ جس سے ۱۳ عورتیں ہلاک اور آٹھ خطرناک طور پر مجروح ہوئیں ؛

لاہور ۔ ۲۱ مئی ۔ کرنیل گل کے انسپکٹر جنرل شفاخانجات مقرر ہونے کے سلسلے میں ڈاکٹر خواجہ عبد الرحمن اسسٹنٹ ڈائرکٹر کو ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ (صحت عامہ) کے عہدے پر سرفراز کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر رحمان پہلے ہندوستانی ہیں۔ جو اس عہدۂ جلیلہ پر سرفراز کئے گئے ہیں ؛

شملہ ۲۱ مئی ۔ ڈاکٹر سہروردی (بنگال) مولوی محمد یعقوب (صوبجات متحدہ) ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی۔ اور سر ہری سنگھ گوڑ (صوبجات متوسط) اسمبلی کی صدارت کے امیدوار ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ مولوی محمد یعقوب کو سرکاری اور نامزد غیر سرکاری ووٹ ملیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسمبلی کی میعاد ہر صورت میں ۳۱ جولائی کو ختم ہو جائے گی اس لئے جو بھی صدر منتخب ہوگا۔ وہ بیس دن سے زیادہ عرصے تک اس عہدے پر فائز نہیں رہے گا ؛

الہ آباد ۲۲ مئی ۔ سر تیج بہادر سپرو اخبارات کے نام ایک بیان کے دوران میں لکھتے ہیں۔ موجودہ ترین حالات کا مقابلہ کرنے کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ حکومت کھلے لفظوں میں اعلان کردے۔ کہ وہ بعض تحفظات کے ساتھ درجہ مستعمرات کا دستور اساسی مرتب کرنا چاہتی ہے ؛

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)